10035-دو بیویوں سے شادی شدہ شخص کاروبار نہیں کرتا توکیا ان میں سے ایک کو طلاق دے دے

سوال

میرے خاوند نے دوشادیاں کی ہیں اوروہ کوئی بھی کام نہیں کرتا توکیا وہ پہلی کوطلاق دے یا دوسری کو؟

پسندیدہ جواب

انسان کا اپنا اوراس کے بیوی بچوں کا رزق لکھا جاچکا اورمقدرہوچکا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اورزمین پرچلنے والے جتنے بھی جاندارہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی کے ذمہ ہیں، وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کوجانتا ہے اوران کے سونپے جانے کی جگہ کوبھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے}.ھود(6)۔

اور بیوی کوطلاق دینے سے رزق میں کوئی زيادتی نہیں ہوگی اورنہ ہی اس میں فراخی ہوسکتی ہے، بلکہ شادی کرنا اورخاندان کا بسنا اوراس میں استقرار وٹھراؤ باعث برکت اوروہ برکت اورروزی کولاتا ہے۔

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

.{تم میں سے جومرد وعورت بے نکاح ہیں ان کا نکاح کردو، اوراپنے نیک بخت غلام اورلونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس اورفقیر بھی ہوں گے تواللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا اوراللہ تعالی بڑی وسعت والا اورجاننے والا ہے}.النور(32)۔

تواس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ نکاح کرنا روزی لاتا ہے اوراس میں اضافہ کا باعث وسبب ہے۔

اوراللہ تعالی نے مردوں کویہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اہل عیل پرخرچہ کریں، اورجس شخص کورزق کی کمی کا سامنا ہواللہ تعالی نے اسے یہ حکم دیا ہے کہ اللہ تعالی نے اس جوکچھ بھی دیا ہے وہ اس میں حسب استطاعت اپنے اہل وعیال پرخرچ کرے، اسے یہ حکم نہیں دیا کہ اگراس کی روزی تنگ ہے تو بیوی کوطلاق دے دے۔

بلکہ اللہ تعالی نے تویہ بتایا ہے کہ وہ عنقریب تنگی کے بعد وسعت اور مشکل کے بعد آسانی پیدا کرے گا۔

اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{کشادگی والے کواپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اورجس پراس کے رزق میں تنگی کی گئی ہواسے چاہیے کہ اللہ تعالی نے اسے جوکچھ دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالی کسی بھی شخص کواتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی اسے طاقت دے رکھی ہے، اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی وفراغت بھی پیدا کردے گا}.الطلاق(7)۔

ہم تویہی نصیحت کرتے ہیں کہ خاونداپنی کسی بھی بیوی کوطلاق نہ دے، اوراللہ تعالی پر توکل اوربھروسہ کرتے ہوئے کام کی تلاش اورطلب رزق میں لگا رہے اوراسے میں اسے سستی اورکاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالی پر حقیقی توکل کرتے ہوئے کام کی تلاش کرے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اگر تم اللہ تعالی حقیقی توکل کرو جس طرح کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالی تمہیں بھی ویسے ہی رزق سے نوازے جس طرح کہ وہ پرندوں کو عطا کرتا ہے وہ اپنے گھونسلوں سے صبح کے وقت خالی پیٹ اور بھوکے نکلتے ہیں اور جب شام کے واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں) مسند احمد، سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری میں کہا ہے :

توکل سے مراد یہ ہے کہ : جس چیز پر یہ آیت دلالت کرتی ہے اس کا اعتقاد رکھا جائے :

(اور زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے بھی جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالی کے ذمہ ہیں) ھود (6) ۔

اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو کچھ مخلوق سے حاصل ہوتا ہے اس پر اعتماد کرنا چھوڑ دے، کیونکہ ایسا کرنے سے ہوسکتا ہے توکل کے مخالف چیز حاصل ہو ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے بارہ میں سوال کیا گیا جو اپنے گھر یا پھر مسجد میں بیٹھ جائے اور یہ کہنا شروع کردے کہ میں کوئی کام نہیں کرونگا حتی کہ مجھے میرا رزق مل جائے، تو امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ آدمی علم سے جہالت میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے میرا رزق تو میرے نیزے کے نیچے رکھا ہے) ۔

اور ایک دوسری حدیث میں کچھ اس طرح فرمایا :

(اگر تم اللہ تعالی حقیقی توکل کرو جس طرح کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالی تمہیں بھی ویسے ہی رزق سے نوازے جس طرح کہ وہ پرندوں کو عطا کرتا ہے وہ اپنے گھونسلوں سے صبح کے وقت خالی پیٹ اور بھوکے نکلتے ہیں اور جب شام کے واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں)

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھروں سے رزق کی تلاش میں جاتے ہیں ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اور صحابہ کرام بھی تجارت کیا کرتے اور اپنے کھجوروں کے باغات میں کام کاج کیا کرتے تھے، اور ان لوگوں میں ہمارے لیے قدوہ اور نمونہ ہے ۔

اور بیویوں پر بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی مدد اور تعاون کریں، اور خاوند کی حالت اور استطاعت کا خیال رکھتے ہوئے اس اس کی استطاعت سے زیادہ تنگ نہ کریں، اور اگر تم دونوں کوئی ایسا کام کرسکتی ہو جو نفقہ میں خاوند کے لیے مددگار ثابت ہوسکے تو آپ کو ایسا کرنا چاہیے، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس کام میں شرعی قوانین اور ضوابط اور گھر اور اولاد کی ضرورت کو مدنظر رکھیں تو تمہیں بھی اجر ثواب حاصل ہوگا ۔

حدیث میں وارد ہے کہ :

کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ہنر مند عورت ہوں مجھے کچھ ہنر آتا ہے ، میرے اور میری اولاد اور خاوند کے لیے اس کے علاوہ کوئی روزگار اور خرچے کا انتظام نہیں ، اور مجھے انہوں نے صدقہ کرنے سے بھی روک رکھا ہے جس کی بنا پر میں اب کچھ بھی صدقہ نہیں کر سکتی تو کیا میرا ان پر خرچہ کرنے سے مجھے کوئی اجرو ثواب حاصل ہوگا ؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا : ان پر خرچہ کرتی رہو کیونکہ ان پر تم جو بھی خرچ کروگی اس کا تمہیں اجرو ثواب ملے گا ۔

دیکھیں مسند احمد حدیث نمبر (15504) ۔

اور صحیح بخاری کی ایک راویت میں یہ الفاظ ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

(اسے دوہرا اجر حاصل ہوگا ، ایک تو رشتہ داری کا اجرو ثواب اوردوسرا صدقہ کرنے کا ثواب) ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں عفت وغنا عطا فرمائے ، واللہ تعالی اعلم ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم.